

میرے بچپن کے دن

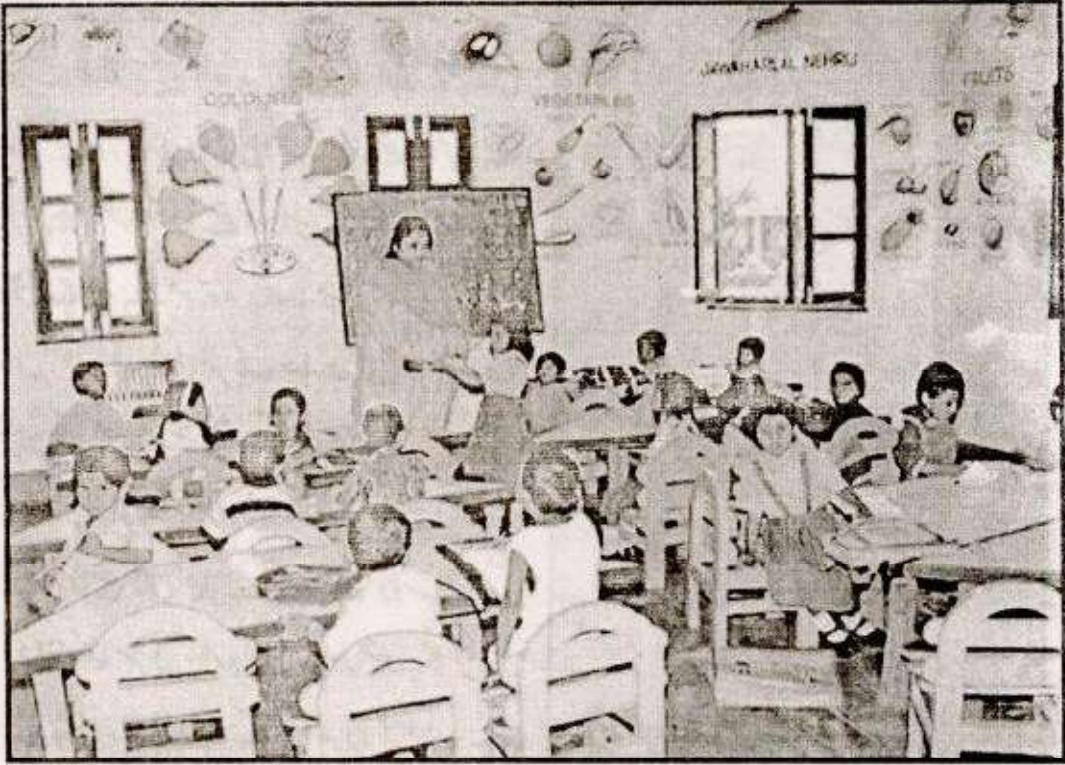


میری پیدائش تامل ناڈو کے ”رامیشورم“ قصبے میں ایک متوسط خاندان میں ہوئی تھی۔ میرے والد زین العابدین کی باضابطہ تعلیم نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی وہ کوئی امیر شخص تھے۔ اس کے باوجود وہ عقلمند آدمی تھے اور ان میں فیاضانہ کردار اور سچے جذبے موجود تھے۔ میری ماں ”آلسی اماں“ ان کی مثالی شریک حیات تھیں۔ ہم لوگ آبائی گھر میں رہتے تھے۔ رامیشورم کی ”مسجد والی گلی“ میں بنایا گیا گھر پختہ اور بڑا تھا۔

بچپن میں میرے تین بچے دوست تھے۔ راما نند شاستری، اروندن، اور شیو پرکاشن۔ جب میں رامیشورم کے پرائمری اسکول کے

پانچویں درجے میں تھا تب ایک نئے استاد ہمارے درجے میں آئے۔ میں ٹوپی پہنا کرتا تھا جو میرے مسلمان ہونے کی نشان دہی کرتی تھی۔ میں درجہ میں ہمیشہ آگے کی صف میں جینو پہنے راما نند کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ نئے استاد کو ایک ہندو لڑکے کا مسلمان لڑکے کے ساتھ بیٹھنا اچھا نہیں لگا۔ انہوں نے مجھے پیچھے والی بیچ پر چلے جانے کو کہا۔ راما نند بھی مجھے پیچھے کی صف میں بیٹھائے جاتے دیکھ کر کافی

غمگین نظر آنے لگا۔ اسکول کی چھٹی ہونے پر ہم گھر گئے اور سارے واقعات اپنے گھر والوں کو بتائے۔ یہ سن کر راما نند کے والد لکشمین شاستری (جو رامیشور مندر کے خاص پجاری تھے) نے استاد کو بلایا اور کہا کہ ان معصوم بچوں کے دماغ میں اس طرح کی سماجی نابرابری اور تعصب کا زہر نہیں گھولنا چاہئے۔ استاد نے اپنے برتاؤ پر نہ صرف دکھ ظاہر کیا بلکہ لکشمین شاستری کے کڑے رخ اور سیکولر جذبے میں یقین کی وجہ سے ان کے ذہن میں تبدیلی آ گئی۔



پرائمری اسکول میں میرے سائنس کے استاد شیو سہرا منیم ایک کٹر برہمن تھے لیکن وہ اب قدامت پسندی کے خلاف ہونے لگے تھے۔ وہ میرے ساتھ کافی وقت دیتے تھے، اور کہا کرتے تھے ”کلام میں تمہیں ایسا بنانا چاہتا ہوں کہ تم بڑے شہری لوگوں کے درمیان ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرد کی شکل

پہچانے جاؤ۔“

ایک دن انہوں نے مجھے اپنے گھر کھانے پر بلایا ان کی اہلیہ اس بات سے بہت ہی پریشان تھیں کہ ان کے باورچی خانے میں ایک مسلمان کو دعوت پر بلایا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے باورچی خانے کے اندر مجھے کھانا کھلانے سے صاف انکار کر دیا۔ سہرا نمیم جی نے مجھے پھر اگلے ہفتے رات کو کھانے پر آنے کو کہا۔ میری ہچکچاہٹ کو دیکھتے ہی وہ بولے، ”اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ایک بار جب تم نظام بدل ڈالنے کا فیصلہ کر لیتے ہو تو ایسی مشکلات سامنے آتی ہیں۔“

اگلے ہفتے جب میں اُن کے گھر رات کی دعوت پر آیا تو ان کی اہلیہ ہی مجھے باورچی خانے میں لے گئیں اور خود ہی اپنے ہاتھوں سے کھانا پیش کیا۔ پندرہ سال کی عمر میں میرا داخلہ رامیشورم کے ضلع ہیڈ کوارٹر رام ناتھ پورم واقع ہائی اسکول میں ہوا۔ میرے ایک استاد آیا دورے سلومن بہت ہی ہمدرد اور خوش مزاج استاد تھے۔ وہ ہمیشہ طالب علموں کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ رام ناتھ پورم میں رہتے ہوئے آیا دورے سلومن سے میرے کافی گہرے تعلقات ہو گئے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ ”زندگی میں کامیاب ہونے اور اچھے نتائج کے لئے تمہیں تین اہم طاقتوں کو سمجھنا چاہئے۔ خواہش۔ یقین اور امید۔ انہوں نے ہی مجھے سکھایا کہ میں جو کچھ بھی چاہتا ہوں پہلے اس کے لیے اعلیٰ امیدیں High Requirement thinking..... کرنی ہوں گی پھر بلاشبہ میں اسے پاسکوں گا۔ وہ سبھی طالب علموں کو ان کے اندر پوشیدہ، قوت اور صلاحیت کا احساس کراتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے ”یقین اور مستحکم ارادہ سے تم اپنی زندگی کو بدل سکتے ہو۔“ شواثر ج ہائی اسکول میں کلاسیں احاطے میں الگ الگ گروپوں کی شکل میں لگا کرتی تھیں۔ ایک دن میرے حساب کے استاد رام کرشن ایر کسی دوسرے درجے کو پڑھا رہے تھے انجانے میں، میں اس درجے کے بغل سے ہو کر نکل گیا فوراً ہی انہوں نے میری گردن پکڑ لی اور بھری کلاس کے سامنے بیٹھیں لگائیں۔ کئی مہینوں بعد جب حساب میں میرے پورے نمبر آئے تب ایر جی نے اسکول میں صبح کی اسکول اسمبلی میں سب کے سامنے وہ واقعہ

سنایا اور کہا۔ ”میں بینٹ سے جس کسی کی پٹائی کرتا ہوں وہ ایک دن بڑا آدمی بنتا ہے۔ میرے الفاظ یاد رکھئے یہ طالب علم اسکول اور اپنے استادوں کی شان بڑھانے جا رہا ہے۔“ آج میں سوچتا ہوں کہ ان کے ذریعہ کی گئی یہ شاباشی کیا ایک پیشین گوئی تھی؟

اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام

-☆-

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

متوسط	:	درمیانہ
شریک حیات	:	بیوی
آبائی	:	پشتینی، باپ دادا کے زمانے
صف	:	قطار، لائن
غمگین	:	دکھی، غم زدہ
تعصب	:	بے جا حمایت، طرف داری، ہٹ
سیکولر	:	ہر مذہب کا خیال رکھنے والا
قدامت پسند	:	پرانی روایت کو پسند کرنے والا
تعلیم یافتہ	:	پڑھا لکھا

بلاشبہ : جس میں کوئی شک نہ ہو
مصمم ارادہ : پکا ارادہ
پیشین گوئی : آنے والے دنوں کی بات بتانا

غور کرنے کی باتیں:

اس سبق میں آپ نے پڑھا کہ ہمارے سابق صدر جمہوریہ تامل ناڈو کے ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوئے اس کے باوجود اساتذہ کی تربیت اور سیکولر ماحول میں انہوں نے اپنی تعلیم مکمل کی اور رفتہ رفتہ ملک کے عظیم سائنس داں بن گئے۔ اس سبق میں ان کے بچپن کے واقعات پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ابتدا سے ہی بہت مہنتی تھے۔ اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے بہت کچھ کر دکھانے کا جذبہ رکھتے تھے۔

درج ذیل سوالوں کے جوابات ایک جملے میں دیجیے:

- ۱ عبد الکلام کی پیدائش کہاں ہوئی؟
- ۲ ان کے والد صاحب کا کیا نام تھا؟
- ۳ رامانند کون تھے؟
- ۴ عبد الکلام کا پورا نام لکھئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات مختصراً لکھئے:

- ۱ عبد الکلام کا گھرانہ کیسا تھا؟

- ۲ وہ جب پانچویں درجے میں تھے، اس وقت کلاس میں کیا واقعہ پیش آیا؟
- ۳ رامانند کے والد لکشمین شاستری نے استاد کو کیا سبق دیا؟
- ۴ عبدالکلام کے استاد سبرامنیم ایراکٹر کیا کہا کرتے تھے؟
- ۵ عبدالکلام کے استاد رام کرشن ایئر نے انہیں بینت سے کیوں پیٹا؟

نیچے لکھی عبارت میں خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پر کیجیے:

..... پیدائش ایک قصبہ میں والد کا نام زین العابدین تھا۔ بچپن میں تین دوست تھے۔ پرائمری اسکول میں سائنس استاد ایئر صاحب ایک دن اپنے گھر مجھے نے کھانے کو بلایا۔ انہوں نے باورچی خانہ میں ایک مسلمان کو کھانا کھلانے سے صاف انکار کر دیا۔ اگلے ہفتے ان اہلیہ مجھے باورچی خانے میں لے گئیں اور خود اپنے ہاتھ سے کھانا۔

مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کر کے لکھئے:

قصبہ تعلیم جذبہ حیات گلی گھر صف
ٹوپی یقین امید

درج ذیل الفاظ کی ضد (الٹا) لکھئے:

امیر بڑا پختہ مسلم زہر دکھ اعلیٰ کافی شہر امید

کالم 'الف' سے کالم 'ب' کو ملائیے:

کالم 'ب'

کالم 'الف'

ٹوپی پہنا کرتا تھا

میری پیدائش

سبر انیم ایڑتھے۔

میرے والد کا نام

رامیشورم قصبے میں ہوئی

میں کلاس میں

زین العابدین تھا

میرے سائنس کے استاد

نیچے چند جملے دئے گئے ہیں۔ ان میں سے واحد اور جمع تلاش کر کے ان کی

فہرست بنائیے:

”میں ساتویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ میرے اسکول میں دس اساتذہ ہیں۔ مجھے

اسکول میں اچھی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ میں محنت سے جی نہیں چراتا ہوں۔ میرے استاد نے بتایا کہ

محنت اور مستحکم ارادہ سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ لڑائی،

جھگڑے اور تعصب میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

عملی سرگرمیاں:

۱۔ اے پی جے عبدالکلام کے سائنسی کارناموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے

اور ایک فہرست بنائیے۔

-☆-